استقامت

کامیابی کا راز ہے

19-December-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **تم اپنی مَجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بَروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔**

(جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سَدا مَیں اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر آپ کے پاس **قلم**(Pen/Pencil)، ڈائری ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کامیابی ایسی منزل ہے جس کی خواہش ہر اِنسان کے دل میں ہوتی ہے، دُنیاوی مُعاملات ہوں یا آخرت کے مُعاملات، اَلغرض! ہر ایک زندگی کے ہر موڑ پر کامیاب ہونا چاہتا ہے اور یہ سوچتا ہے کہ کامیابی اس کے قدم چُومے، کبھی بھی ناکامی اس کا مقدر نہ بنے۔ یاد رکھئے! کسی بھی مَقْصد میں کامیابی کے لئے اِستقامت حاصل کرنا ضروری ہے، آج کے بیان میں ہم جان سکیں گے کہ **اِستقامت** کیا ہے؟ دِینی واُخروی معاملات میں کامیابی کے لئے **اِستقامت** کیوں ضروری ہے؟ دینی **اِستقامت** حاصل کرنے کے فَوائد، قُرآنِ کریم اور احادیثِ طیّبہ میں **اِستقامت** حاصل کرنے کے طریقے، اللہ والوں کی دِین پر **اِستقامت** کے واقعات اور دِینی اِستقامت کی راہ میں حائل

ہونے والی رکاوٹوں کے متعلق سُنیں گے، اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

صحابیِٔ رسول، حضرت عبدُ اللہ بن حُذَافَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو غیر مسلم رُومیوں نے قید کرکے اپنے بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو بادشاہ نے آپ سے کہا: تم اپنے دِین سے پھر جاؤ، میں تمہیں اپنی بادشاہت میں شریک کرلوں گا، اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں گا، تو حضرتِ عبد اللہ بن حُذَافَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا: اگر تم اپنی ساری بادشاہت بھی مجھے دے دو، پھر بھی میں آنکھ جھپکنے کے برابر اپنے دِین سے نہیں پھروں گا، اس غیر مسلم بادشاہ نے کہا: پھر تجھے قتل کردوں گا، حضرت عبد اللہ بن حُذَافَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا: یہ تجھے اختیار ہے، بادشاہ کے حکم سے اس کے تیر اندازوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ، پاؤں اور جسم پر تیر برسانا شروع کردیے اور بار بار کہتے! اب بھی اپنے دِین کو چھوڑ دو، مگر صَبْر و اِستقلال کے پیکر، حضرت عبدُ اللہ بن حُذَافَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے کہ ہرگز نہیں۔ آخر بادشاہ نے حکم دیا: اسے سُولی سے اُتار لو اور پیتل کی بنی ہوئی دیگ میں تیل ڈال کر آگ پر رکھا جائے، جب دیگ میں تیل گرم ہوگیا تو بادشاہ نے ایک مسلمان قیدی کے بارے میں حکم دیا کہ اسے گرم تیل میں ڈال دو۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے اس مسلمان قیدی کو تیل میں ڈال دیا گیا، جس سے گوشت جل گیا اور ہڈیاں تیل میں چمکنے لگیں۔ اس کے بعد بادشاہ نے پھر حضرت عبداللہ بن حُذَافَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہا: اب ہمارا مذہب قبول کرلو، ورنہ اِسی آگ کی دیگ میں تمہیں بھی ڈال کر جلا دیا

جائے گا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پھر اپنے ایمانی جوش سے کام لے کر فرمایا: میں اپنے دِین کو ہر گز نہیں چھوڑوں گا۔ بادشاہ نے حکم دیا: انہیں اس میں ڈال دو، چنانچہ

جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو آگ کی دیگ میں ڈالنے کے لیے اٹھایا گیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے، بادشاہ نے یہ دیکھ کر کہا "انہیں میرے پاس لاؤ"۔ شاید آگ کو دیکھ کر اب اس کے خیالات پلٹ جائیں اور میری بات مان لے، لیکن بادشاہ کی یہ تمنا اور سوچ بے فائدہ نکلی۔ کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں آگ کے ڈر سے نہیں رو رہا، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ آہ ! آج ایک ہی جان ہے، جسے راہِ خُدا میں قُربان کر رہا ہوں، کاش کہ میرے جسم کے ہر ہر حصّے میں ایک ایک جان ہوتی اور وہ سب جانیں میں راہِ خُدا میں ایک ایک کر کے قُربان کر دیتا۔

(تفسیر ابن کثیر، پ۱۴، النحل، تحت الایۃ: ۱۰۶، ۴/۵۲۱)

تِرے نام پر سر کو قربان کر کے　　تِرے سر سے صدقہ اتارا کروں میں
یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروروں　　ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص۱۵۲)

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ حضرت عبدُاللہ بن حُذَافَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایمان پر اِستقامت کا کیسا زبردست مظاہرہ کیا، ذرا سوچئے! جب جسم پر تِیر برسائے جا رہے ہوں، ہاتھ، پاؤں اور جسم کو زخموں سے چُور چُور کیا جا رہا ہو، نگاہوں کے سامنے آگ پر تپتے ہوئے تیل میں کسی کو ڈالا جا رہا ہو تو دنیا کا بڑے سے بڑا طاقتور انسان بھی شاید ثابت قدم نہ رہ پائے، مگر قُربان جائیے! حضرت عبدُاللہ بن حُذَافَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اِستقامت پر کہ ذرہ بھر بھی کوئی کمی نہیں آئی، نہ ان غیر مسلموں کی دھمکیاں ڈرا سکیں، نہ ہی قید و بند کی تکلیفیں ایمان سے ہٹا سکیں۔ حق و صَداقت کا پیکر

مصیبتوں کی کالی کالی گھٹاؤں سے بالکل نہ گھبرایا، خُدا و مصطفٰے سے سچی محبت کرنے والا دنیا کی آفتوں کو بالکل خاطر میں نہ لایا۔ بلکہ اس راہ میں پہنچنے والی ہر مصیبت کا خوش دلی کے ساتھ خیر مقدَم کیا، دنیا کے مال اور حُسن و جمال کا لالچ بھی آپ کی استقامت میں کوئی کمی نہ لا سکا، حتی کہ آپ نے اسلام کی خاطر دنیاوی راحتوں پر ٹھوکر ماری اور بادشاہ کو عشق و محبّت سے بھرا ایسا خوبصورت جواب دیا کہ **"یہ تو ایک جان ہے، اگر میرے جسم کے ہر ہر حصے میں ایک ایک جان ہوتی تو بھی اس کو راہِ خدا میں قربان کردیتا"** جسے سُن کر بادشاہ بھی حیران و پریشان رہ گیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ان اللہ والوں کو دِین و ایمان پر کیسی **اِستقامت** حاصل تھی، لہٰذا ہمیں بھی اُن کاموں میں **اِستقامت** حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جن میں اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو، ☆اُن کاموں میں اِستقامت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہو، ☆**اِستقامت** اُن کاموں میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جن میں دینِ اسلام کی سربلندی ہو، ☆**اِستقامت** اُن کاموں میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ جس میں دُنیا میں آنے کا مقصد حاصل ہو سکے، ☆**اِستقامت** اُن کاموں میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جن میں مُلک و مِلّت کا فائدہ ہو، ☆**اِستقامت** اُن کاموں میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جو سنّتوں کے پھیلانے کا سبب بنیں۔ ☆**اِستقامت** اُن کاموں میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو نیکیوں کی طرف لے جانے والے ہوں، ☆**اِستقامت** اُن کاموں میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کا سبب بنیں، ☆**اِستقامت** اُن کاموں میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو ہمارے ایمان کو مضبوط کریں،

کیونکہ یہی **اِستقامت** حقیقت میں کامیابی کا راز ہے، یہی **اِستقامت** خوف اور غم دونوں سے رہائی کا وسیلہ ہے، یہی **اِستقامت** جنت میں لے جانے کا سبب ہے، یہی **استقامت** ایمان کی بنیاد ہے، یہی **اِستقامت** ایسی دولت ہے جس کی برکت سے دنیا میں عزت و شرف اور آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے، یہی **اِستقامت** جنت میں داخلے کا وسیلہ بنتی ہے۔ چنانچہ

اللہ کریم پارہ 24 سورہ حم اَلسَّجدَہ کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۴، حم السجدۃ:۳۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اُس جنّت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے: بے شک وہ لوگ جنہوں نے اللہ پاک کے ربّ ہونے اور اُس کی وحدانیّت کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ربّ صرف اللہ پاک ہے، پھر وہ اس اقرار اور اس کے تقاضوں پر ثابت قدم رہے ان پر اللہ پاک کی طرف سے فرشتے اترتے ہیں اور انہیں یہ بشارت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم آخرت میں پیش آنے والے حالات سے نہ ڈرو اور اہل و عیال وغیرہ میں سے جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے اُس کا غم نہ کرو اور اُس جنّت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے دنیا میں اللہ پاک کے رسولوں کی مقدّس زبان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (تفسیر صراط الجنان، پ۲۴، حم السجدہ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۸/۶۳۱)

یا الٰہی کر ایسی عنایت دیدے ایمان پر استقامت
تجھ سے عطار کی التجا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ کریمہ سے **اِستقامت** کی فضیلت و اہمیت معلوم ہوئی، کیونکہ **استقامت** پانے والے ایمان والوں پر ربِّ کریم کے فرشتے نازل ہوتے ہیں، **استقامت** پانے والا شخص ہی زندگی کے ہر شعبے میں ترقی حاصل کرتا ہے۔**استقامت** پانے والا شخص کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ **استقامت** پانے والا شخص اپنی مَحبوب اشیاء کی قربانی دینے میں بھی پیچھے نہیں رہتا۔ **استقامت** پانے والا شخص اپنی پسندیدہ چیزوں کو لُٹا کر بھی وفادار رہتا ہے، **استقامت** پانے والا شخص حالات دیکھ کر لڑکھڑاتا نہیں، **استقامت** پانے والا شخص تکالیف کے طوفانوں میں گِر کر ڈگمگاتا نہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ راہِ حق کو اپنانے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کریں، کیونکہ یہی دونوں جہاں میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ آیئے!**استقامت** کا ذہن پانے کے لئے اس کی فضیلت پر دو(2) فرامین مصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

استقامت کے فضائل

ارشاد فرمایا: تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا جو شخص اس زمانے میں دِین سے مضبوطی کے ساتھ چمٹ جائے گا اس کو تم میں سے پچاس(50) شہیدوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

(کنزالعمال، کتاب الفتن والاھواء، باب الفتن والھرج، جز ۱۱، ۵۳/۶، حدیث: ۳۰۸۴۸)

حضرت سفیان بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: میں نے نبیِّ رحمت، **شفیعِ امّت** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: مجھے اسلام کی کوئی ایسی جامع بات بتادیجئے کہ پھر مجھے کسی اور سے اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ تو نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قُلْ اٰمَنْتُ بِاللہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ** یعنی کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہو۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب جامع أوصاف الاسلام، ص۴۶، حدیث: ۱۵۹)

اے عاشقانِ رسول! "ایمان" اور **"استقامت"** ایک ہی حقیقت کی دو مختلف تعبیریں ہیں۔ کیونکہ ایمان دعویٰ ہے تو **اِستقامت** اس پر دلیل ہے۔ ایمان ربِّ کریم کی وحدانیت کا اقرار ہے تو **اِستقامت** اس کا مظہر ہے۔ ایمان ربِّ کریم کی بندگی کا نام ہے تو اِستقامت اس کی حقیقی تعبیر ۔ ایمان بندۂ مومن کی شان ہے تو **اِستقامت** مومن کا وقار ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر نیک کام میں استقامت حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ آیئے! **اِستقامت** کی تعریف سنتے ہیں: چنانچہ

استقامت کی تعریف

علامہ شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: گناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کی پابندی کرنا **اِستقامت** کہلاتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی، باب الالف، تحت اللفظ: الاستقامۃ، ص۲۰)

استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً **اِستقامت** کی تعریف اور اس کی اہمیت کو سُن کر ہمارے دل میں بھی استقامت حاصل کرنے کی تمنا پیدا ہوئی ہوگی، کیونکہ **اِستقامت** ایک ایسا درجہ ہے جس کے ذریعے مقصد میں کامیابی نصیب ہوتی ہے، یاد رہے کہ بیان کردہ تعریف کے مطابق **استقامت** حاصل کرنے کے لیے ظاہری و باطنی گناہوں کی معلومات ہونا ضروری اور ان گناہوں سے بچنے کی کوشش لازم ہے، پہلے ان کی معلومات پھر ایسوں کی صحبت کہ جو ان بُرائیوں سے دور کر کے نیکیوں کی راہ پر گامزن کرنے والی ہو۔

جس کام میں **اِستقامت** نہیں ہوتی وہ کام کبھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا، **اِستقامت** نیکیوں کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے، جو شخص اپنے کام میں **اِستقامت** اختیار نہیں کرتا، اس کی کوشش ضائع ہو جاتی ہے اور اس کی محنت کا اسے وہ پھل نہیں ملتا جس کی اسے تمنا و خواہش ہوتی ہے۔ جو شخص **اِستقامت** سے محروم ہوتا ہے، وہ کبھی بھی اپنے موجودہ مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ مشہور مقولہ ہے: اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ یعنی **اِستقامت** کرامت سے بڑھ کر ہے۔

حضرت اَبُو علی جَوز جانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِستقامت اختیار کرو، کرامت کے طلب گار نہ بنو، کیونکہ تمہارا نفس کرامت کی طلب میں ہے جبکہ تمہارا ربّ تم سے **استقامت** کا مطالبہ فرماتا ہے۔

(رسالۂ قشیریہ، باب الاستقامۃ، ص ۲۴۰)

استقامت حاصل کرنے کے طریقے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کئی لوگ یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ ہم عمل تو شروع کر لیتے ہیں، لیکن اس میں **اِستقامت** حاصل نہیں کر پاتے، مثلاً کوئی شخص نمازوں کی پابندی پر **اِستقامت** حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن چند دن کے بعد سُستی ہو جاتی ہے۔ کوئی شخص تلاوتِ قرآن پر **اِستقامت** حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن کچھ دن کے بعد پابندی نصیب نہیں ہوتی۔ آئیے! ان امور پر **اِستقامت** حاصل کرنے کے چند طریقے سنتے ہیں۔

(1) سچی نیّت

کسی بھی نیک عمل پر **استقامت** پانے کے لیے سب سے پہلے استقامت کی سچی نیت یعنی دل میں استقامت حاصل کرنے کا پختہ ارادہ ہونا بہت ضروری ہے۔ جب **استقامت** کی نیت پختہ ہو گی اور اس

کیلئے کوشش بھی ہو گی تو اللہ پاک نے چاہا تو یہ دولت عظمیٰ ضرور حاصل ہو گی۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو   تلاطُم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

(2) بارگاہِ الٰہی میں دعا

استقامت کی دعا مانگنے سے بھی **استقامت** کی بہترین دولت نصیب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اپنے ربِّ کریم کے حضور دعا کیجئے اور گڑگڑا ئیے کہ اے مالک و مولیٰ! اپنے فضل سے نیک کاموں پر استقامت عطا فرما۔ یاد رکھئے! حدیثِ پاک میں دعا کو مومن کا ہتھیار قرار دیا گیا ہے، لہٰذا اس ہتھیار کو استعمال کیجئے اور استقامت کی بھیک اپنے ربِّ کریم سے بار بار پورے خلوص اور سچی نیت کے ساتھ طلب کیجئے۔ آیئے! ہم بھی مل کر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مانگی ہوئی دعائیں عرض کرتے ہیں:

یا خدا میری مغفرت فرما باغِ فردوس مرحمت فرما
دین اسلام پر مجھے یا رب استقامت تُو مرحمت فرما
مصطفےٰ کا وسیلہ توبہ پر تُو عنایت مداومت فرما
مجھ کو "قفلِ مدینہ" پر یارب تُو عنایت مداومت فرما
یا خدا مدنی قافلوں پر بھی تُو عنایت مداومت فرما
کاش چھوڑوں نہ "مدنی انعامات" تُو عنایت مداومت فرما

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) درجہ بندی:

سب سے پہلے وہ اعمال **استقامت** سے کرنے ہوں گے کہ جو شریعت نے لازم کیے ہیں۔ فرض، واجب اور سنّتِ مؤکدہ پر عمل۔ اس کے لیے فرض، واجب و سنتِ مؤکدہ کا علم بھی سیکھنا ہو گا اور اپنے نفس کے خلاف کوششیں اور مجاہدات کی طرف بڑھنا ہو گا۔ کسی پیرِ کامل کے دامن سے وابستہ ہو جانا چاہئے تاکہ اس کی برکت سے نیکیوں پر استقامت ملے۔ یاد رہے! کہ جس پر جو عمل فرض و واجب ہو گیا ہے، اس عمل پر **استقامت** لازم ہے۔

(4) میانہ روی اختیار کریں

کسی بھی مقصد میں **اِستقامت** حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جس عمل کو شروع کریں اس میں ابتداءً جلدی نہ کریں بلکہ اس میں میانہ روی اختیار کریں، پھر آہستہ آہستہ اس میں اضافہ کرتے جائیں۔ کیونکہ جلد باز انسان بہت جلد ہی ہمت ہار جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کام میں **اِستقامت** حاصل نہیں ہوتی، لہٰذا اگر ہم **اِستقامت** حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کام میں میانہ روی اختیار کریں۔ اس کو یوں سمجھیں کہ اگر تلاوتِ قرآن پر **استقامت** پانی ہے تو پہلے پہل ایک آدھ رکوع کی تلاوت کیجئے۔ پھر جب دیکھیں کہ ایک آدھ رکوع پر **استقامت** مل چکی ہے تو اب اس میں مزید ایک آدھ رکوع کا اضافہ کر لیجئے۔ اسی طرح کرتے چلے جائیں یوں ایک وقت آئے گا کہ جب **استقامت** کے ساتھ تلاوتِ قرآن کی عادت بن جائے گی۔ اسی طرح دوسرے کاموں پر استقامت حاصل کی جاسکتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ تفصیل نفل عبادات کے لیے ہے، جہاں تک تعلق ہے فرض وواجب عبادات کا تو جب ان کی شرائط پائی جائیں گی، وہ اُسی وقت سے استقامت سے ادا کی جائیں۔ مثلاً **نماز فرض** ہوتے ہی اس پر **اِستقامت** حاصل کرنا ضروری ہو گا، ایسا نہیں کہ پہلے ایک دو نمازوں کی عادت بن جائے تو پھر آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں۔ اللہ پاک ہمیں تمام نیک کاموں پر استقامت عطا فرمائے۔

عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا ہیں عصیاں میں بد مست ہم یا الٰہی
مجھے دیدے ایمان پر استقامت پئے سیدِ محتشم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص۱۰۹۔۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) بزرگوں کی سیرت پر عمل کریں

نیک اعمال پر **استقامت** حاصل کرنے کے طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بزرگوں کی دین اور نیک کاموں پر استقامت کے واقعات کا مطالعہ کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام اور بزرگانِ دین طرح طرح کی تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کرنے کے باوجود بھی ایمان پر ثابت قدم رہے، ان مقدّس ہستیوں کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں، کبھی جسم پر کوڑے مارے جاتے تو کبھی کئی کئی دن تک بھوکا رکھا جاتا، کبھی تپتے ہوئے صحرا میں لٹا کر جسم پر بھاری پتھر رکھ دیے جاتے تو کبھی پاؤں میں زنجیریں ڈال دی جاتی تھیں، کبھی گلے میں رسی ڈال کر کھینچا جاتا تو کبھی پاؤں سے ٹھوکریں ماری جاتیں، کبھی سُولی پر چڑھایا جاتا تو کبھی کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا جاتا، مگر پھر بھی یہ اللہ والے ایمان اور محبّتِ رسول میں ثابت قدم رہے۔

ایماں پہ ربِّ رَحمت دیدے تُو استِقامت دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۷۸)

سفید زخموں کے نشان

آیئے! استقامتِ دین کی درد بھری داستان سنتے ہیں: چنانچہ منقول ہے کہ ایک مرتبہ

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نظر حضرتِ خبّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پیٹھ پر گئی، آپ نے دیکھا کہ ساری پیٹھ پر سفید سفید زخموں کے نشان ہیں۔ تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: اے خبّاب! یہ تمھاری پیٹھ میں زخموں کے نشان کیسے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جواب دیا: اے اَمِیرُ المومِنِین آپ کو ان زخموں کی کیا خبر؟ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ ننگی تلوار لیکر حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے تھے۔ اس وقت ہم نے محبّتِ رسول کا چراغ اپنے دل میں جلایا اور مسلمان ہوئے۔ اس وقت غیر مسلموں نے مجھ کو آگ کے جلتے ہوئے کوئلوں پر پیٹھ کے بل لٹا دیا، میری پیٹھ سے اتنی چربی پگھلی کہ کوئلے بجھ گئے اور میں گھنٹوں بے ہوش رہا، مگر ربِّ کریم کی قسم !جب مجھے ہوش آیا تو سب سے پہلے زبان سے کلمہ " **لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**" نکلا۔ اَمِیرُ المومِنِین حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے آبدیدہ ہو کر (یعنی رو کر) فرمایا: اے خبّاب! قمیص اٹھاؤ! میں تمھاری اس پیٹھ کی زیارت کروں گا۔ یہ پیٹھ کتنی مبارک و مقدّس ہے جو محبّتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بدولت آگ میں جلائی گئی ہے۔ (الطبقات لابن سعد، رقم ۴۳، خباب بن الارت، ۱۲۳/۳ ماخوذا)

میں نام پر تیرے واری جاؤں میں عشق میں تیرے سر کٹاؤں
دو ایسا جذبہ دو ایسی ہمت نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص۲۰۷)

اے عاشقانِ صحابہ! ذرا سوچئے! صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے اسلام کی سَربُلندی کیلئے کیسی کیسی قربانیاں دِیں، طرح طرح کی اذیتوں کو برداشت کیا، مگر پھر بھی ان کے صبر و **استقامت** میں کوئی کمی نہیں آئی، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم صرف باتیں بنانے، فارغ بیٹھے رہنے، فُضولیات میں وقت

گنوانے اور حیلے بہانے تراشنے کے بجائے عملی طور پر ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلیں، ہمیں چاہیے کہ ہم سوچیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ غیبت و چُغلی پر تو **اِستقامت** ہے، خاموشی پر اِستقامت نہیں۔ ☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ بدنگاہی پر تو **اِستقامت** ہے، نظریں نیچی رکھنے پر **اِستقامت** نہیں۔ ☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ ناول ڈائجسٹ پڑھنے پر تو اِستقامت ہے، تلاوتِ قرآن پر **اِستقامت** نہیں۔ ☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ رات دیر تک ہوٹلوں پر بیٹھ کر ٹائم برباد کرنے پر تو **اِستقامت** ہے، ہفتہ وار اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کرنے پر **اِستقامت** نہیں۔ ☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ مسلمانوں کی دل آزاری کرنے پر تو **اِستقامت** ہے، مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے پر **اِستقامت** نہیں۔ ☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ گالیاں بکنے، لڑائی جھگڑے کرنے پر تو **اِستقامت** ہے، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے پر **اِستقامت** نہیں۔ ☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ گانے باجے سننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے پر تو **اِستقامت** ہے، دِینی کتابوں کے مطالعہ پر **اِستقامت** نہیں۔ ☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ **معاذَاللہ** (اللہ کی پناہ) ہر آنے والی نئ فلم دیکھنے کے لئے سینما گھروں کی طرف جانے پر تو **اِستقامت** ہے، مسجد کی طرف جانے پر **اِستقامت** نہیں۔ ☆ کہیں ایسا تو نہیں کہ سوشل میڈیا پر گھنٹوں وقت ضائع کرنے پر تو استقامت ہے، دین کے کاموں میں چند منٹ دینے پر استقامت نہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سوچئے اور دِین کے کاموں میں استقامت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یادرکھئے! تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے نیک اعمال پر **استقامت** حاصل کرنے کوشش کی تو اللہ پاک نے انہیں ایسے ایسے بلند مقامات عطا فرمائے کہ کوئی بہت بڑے **مفسّر** بنے، کوئی بہت بڑے **محدّث** بنے، کوئی بہت بڑے **مبلغ** بنے، کوئی بہت بڑے **مُدرِّس** بنے، کسی کی **عبادت پر اِستقامت** سے لوگ ایسے متأثر ہوئے کہ اُس کی اِس اِستقامت کو دیکھ کر نیکیوں کی طرف

مائل ہوگئے، نیک اعمال پر اِستقامت کی برکت سے کسی کو وقت کا اِمام ہونے کا منصب ملا تو کسی کو مفتیِ اسلام ہونے کا منصب نصیب ہوا اور قیامت تک آنے والوں کے دِلوں میں ان کی محبّت بیدار رہے گی ، آیئے! اللہ والوں کی **استقامت** کے چند مختصر واقعات سنتے ہیں: چنانچہ

اَمِیْرُالمومِنِین حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تلاوتِ قرآن پر ایسی **استقامت** حاصل کی کہ مکمل قرآنِ کریم ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔(المستطرف، ۱/۳۴)

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کم بولنے پر ایسی **استقامت** حاصل کی کہ کبھی دشمن کی بھی غیبت نہیں کی۔(تاریخ بغداد، الرقم۷۲۹۷، النعمان بن ثابت ابو حنیفة، ۱۳/۳۶۱)

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیک اعمال پر ایسی **استقامت** حاصل کی کہ 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ جب بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے وضو ہوتے تو اُسی وقت وضو فرما کر (2) رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔(بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴)

حضرت اَسود بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر روز ایک ہزار (1000) رکعت نوافل پڑھتے۔ کھڑے ہونے سے عاجز ہو جاتے تو بیٹھے بیٹھے پڑھتے۔

حضرت کہمس بن الحسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار (1000) رکعت نوافل پڑھتے اور پھر عاجزی کرتے ہوئے اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے: اے بُرائیوں کی جڑ اُٹھ! جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ضعیف ہو گئے تو پانچ سو (500) رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھ پاتے تو روتے اور فرمایا کرتے: کہ افسوس میرا عمل آدھا رہ گیا۔

حضرتِ امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شب بیداری اور گریہ وزاری کیا کرتے، روزانہ 300 رکعتیں پڑھتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 5 حج کئے جس میں 3 حج پیدل بھی کئے۔

حضرت اَسود بن یزید رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه علمی مشاغل کے باوجود روزانہ 700 رکعتیں ادا فرماتے اور مسلسل روزے رکھتے۔ یہاں تک کہ روزہ اور عِبادت کی کثرت اور شب بیداری کی مشقتوں کی وجہ سے آپ رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه کے بدن کا رنگ پہلے پیلا اور پھر سبز ہو گیا۔

حضرت ابوقِلابہ، حضرت عبد المالک رقّاشی رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡهِما روزانہ چار سو (400) نوافل پڑھا کرتے۔

حضرت بلال بن سعد بن تمیم اشعری رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه روزانہ ایک ہزار (1000) نوافل پڑھا کرتے۔

حضرت ثابت بن اسلم بُنانی رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه کی پچاس سال (50) تک کبھی نمازِ تہجد فوت نہیں ہوئی۔ آپ رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه رات بھر نوافل ادا کرتے اور صبح رو رو کر یہ دُعا فرماتے: اے اللہ! اگر تُو اپنے کسی بندے کو قبر میں نماز کی اجازت دے تو مجھ کو ضرور اجازت عطا فرمانا کہ میں اپنی قبر میں بھی نماز پڑھتا رہوں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه رات بھر نوافل پڑھنے کے علاوہ روزانہ ایک مکمل قرآنِ پاک پڑھتے اور ہمیشہ روزے سے رہتے۔

حضرت ابو بکر بن محمد اَنصاری رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه نے چالیس (40) سال تک رات میں بستر پر نہیں لیٹے۔ تمام رات نوافل پڑھتے اور اتنا طویل سجدہ کرتے کہ پیشانی اور ناک پر سجدوں کا نُمایاں نشان پڑ گیا۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ تھے اللہ والوں کی نیک کاموں پر استقامت کے معمولات۔ اے کاش کہ ہمیں بھی ان کے صدقے استقامت مل جائے۔ اللہ والوں کی سیرت پر چلنے، گُناہوں سے بچنے، نیکیوں پر **اِستقامت** کی دولت پانے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے

ہیں۔اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام "**صدائے مدینہ**" بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔اِس کا مطالعہ کیجئے اوراس میں دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق اس مدنی کام کو خوب بڑھانے کی کوشش بھی کیجئے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوگی۔☆"**صدائے مدینہ**" لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔☆"**صدائے مدینہ**" میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہوگی۔☆"**صدائے مدینہ**" لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری و سُنّتِ فاروقی ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ الْمؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(**الطبقات لابن سعد، رقم ۵٦، عمر بن الخطاب، ۲٦۳/۳**)

ایک اسلامی بھائی مدنی قافلے میں صدائے مدینہ لگا رہے تھے، ایک ماڈرن نوجوان بھی ان کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد قافلے والوں سے ملنے آئے جو کہ صاحِبِ ثَرْوَت (یعنی مالی طور پر مضبوط) تھے۔ انہوں نے بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے ان کا نافرمان بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس شخص نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فَیْضانِ مدینہ کے لیے اپنی زمین پیش کر دی۔

لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم **استقامت** کے حوالے سے بیان سُن رہے تھے، جس طرح ہمارے بزرگانِ دین راہِ خدا میں آنے والی مصیبتوں اور تکلیفوں کے باوجود صبر و**استقامت** کے پیکر بنے رہے، اسی طرح صحابیات اور خواتینِ اسلام نے بھی اس راہ میں کئی اذیتوں کو برداشت کیا، اپنے گھر بار لُٹا دیئے، خون کے رشتوں کو خوشی خوشی موت کے حوالے کر دیا، اپنی آبائی سرزمین کو چھوڑ کر دُور کہیں جا کر بسنا پڑا تو بھی ان کے حَوصَلے کبھی پَسْت نہ ہوئے، انہیں تپتے صَحرَاؤں میں لِٹایا گیا، دَہکتے کوئلوں پر بچھایا گیا، لوہے کے لِباس پہنا کر سُورَج کی گرمی سے تڑپایا گیا، ان کے بچوں اور اہلِ خانہ کو نظروں کے سامنے سُولی پر لٹکایا گیا، مگر پھر بھی ان کی **استقامت** میں کوئی فرق نہیں آیا، آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

حضرتِ سُمَیّہ کی استقامت

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"صحابیات اور دِین کی خاطر قربانیاں"** کے صفحہ 2 پر ہے: رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب حضرتِ سُمَیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو اُن کے بیٹے حضرتِ عمّار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور شوہر حضرتِ یاسِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سمیت مکّہ مُکَرَّمہ کے تپتے ہوئے صَحرا میں اِیذائیں پاتے دیکھتے تو اِرشاد فرماتے: **صَبْرًا یَا آلَ یَاسِر** یعنی اے آلِ یاسِر! صَبر کرو! **مَوْعِدُکُمُ الْجَنَّۃ** تمہارے لیے جنّت کا وعدہ ہے۔ اہلِ مکّہ بِالْخُصُوص دشمنِ اسلام ابو جہل نے کون سا سِتَم ہے جو اِن پر نہ کیا، اسے بس

اسی بات سے سمجھ لیجئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سَخت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا۔

(الاصابہ، رقم ۱۱۳۴۲، سمیہ بنت خباط، ۲۰۹/۸۔ اسد الغابہ، رقم ۷۰۱۴، سمیہ ام عمار، ۱۶۷/۷، ماخوذا)

اِستقامت دِین پر مجھ کو عطا فرمایئے
یَارَسولَ اللہ برائے آلِ یاسِر یانبی!

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۷۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا تَصَوُّر کیجئے! عَرَب میں سُورَج کی تَپِش اور اس پر لوہے کے آگ برساتے لِباس میں حضرتِ سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا کیا حال ہوتا ہوگا، مگر قُربان جایئے! اسلام کی اُس پہلی خوش نصیب شہیدہ صحابیہ کی عَظَمَت و اِسْتِقَامَت پر! حضرتِ سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت اس طرح گھر کر چکی تھی کہ اتنی سَخْت تکالیف کے باوُجود آپ نے اسلام کا دامَن نہ چھوڑا، بلکہ ڈَٹ کر اِن مُشْکِل حالات کا مُقابَلہ کیا، حضرتِ سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے اس صَبْر و اِسْتِقَامَت میں ہمارے لئے سیکھنے کو بہت کچھ ہے، اللہ پاک اِن کے صدقے ہمیں بھی دِینِ اسلام پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔

افسوس! فی زمانہ ہم چھوٹی چھوٹی تکلیفوں اور پریشانیوں کی وجہ سے دلبرداشتہ ہو کر نیک اعمال میں ثابت قدم نہیں رہتے، کبھی فرائض وواجبات میں سستی کرتے ہیں تو کبھی کسی کی دِل آزاری والی کوئی بات سُن کر نیکی کی دعوت دینے جیسی عظیم نیکی کو چھوڑ دیتے ہیں، کبھی رشتہ داروں اور دوستوں کی باتوں کی وجہ سے تلاوتِ قرآن چھوڑ دیتے ہیں تو کبھی گھر والوں کی باتوں سے دل چھوٹا کر کے سُنّتوں سے دُور ہو جاتے ہیں، الغرض فی زمانہ! دوستوں، گھر والوں اور دیگر رشتہ داروں کی باتوں کی وجہ سے ہماری ہمت ٹوٹ جاتی ہے، ہم نیک اعمال اور سُنّتوں کو چھوڑتے نظر آتے ہیں۔

اے کاش! کہ ہمیں نیک اعمال پر **استقامت** حاصل ہو جائے۔ آیئے! مل کر دعا کرتے ہیں:

عبادت میں گزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یا خُدا یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کی ایمان پر استقامت کا واقعہ سنا جس سے ہمارا بھی نیک اعمال پر استقامت پانے، راہِ خدا میں آنے والی آزمائشوں، مصیبتوں اور تکلیفوں کے باجود صبر واستقامت پر قائم رہنے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کا ذہن بنا ہو گا، مگر ہم چند دن نیک اعمال کرکے پھر دُور ہو جاتے ہیں، ہمیں ان اعمال پر استقامت حاصل نہیں ہوتی، آخر وہ کونسی چیزیں ہیں جو اس راہ میں رکاوٹیں ہیں، آیئے! ان میں سے چند چیزوں کے بارے میں سنتے ہیں۔

استقامت کی راہ میں رکاوٹیں

یاد رکھئے! یوں تو ایمان و عمل پر ثابت قدمی (استقامت) میں رکاوٹ بننے والی کئی چیزیں ہیں۔ مثلاً (1) علمِ دین کا نہ ہونا۔ (2) مسجد میں حاضر ہونے سے کترانا۔ (3) زبان کی حفاظت نہ کرنا۔ (4) گناہوں کے ذریعے اپنی جانوں پر ظلم کرنا۔ (5) بد مذہبوں اور فاسق و فاجر لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ (6) نفسانی خواہشات کی لذت حاصل کرنے کی حرص ہونا۔ (7) مصائب و آلام اور آزمائشوں پر صبر نہ کرنا۔ (8) اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہونا۔ (9) لمبی امیدیں رکھنا۔ (10) اور استقامت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دنیاوی محبّت ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، ہود، تحت الآیۃ:۱۱۲، ۴/۵۰۶ بتغیر)

کیونکہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر انسان آخرت کو بھول جاتا ہے، دنیا کی محبت میں انسان گناہوں

کی دلدل میں گرتا چلا جاتا ہے، دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر انسان حلال و حرام میں تمیز کرنا چھوڑ دیتا ہے، دنیا کی مَحَبَّت اور اس کے فریب میں آکر انسان اپنے ربِّ کریم کی نافرمانی کرتا ہے، دنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے، جو شخص دنیا کی محبّت میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ اپنی آخرت کو بھول جاتا ہے۔

آیئے! اپنے دل میں دنیا سے بے رغبتی بڑھانے، نیک اعمال پر استقامت کا جذبہ بڑھانے اور اپنے دل میں فکرِ آخرت کا جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے (2) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور نَصیحت و عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

دنیا سے بے رغبتی کے فضائل

ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا (اور دِین کی پروانہ کرے گا) تو اللہ پاک اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مُفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور اسے دُنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نِیَّت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ کریم اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام دُرُست فرمادے گا اور اس کے دل میں دُنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الھم بالدنیا، ۴/۴۲۴، حدیث: ۴۱۰۵)

ارشاد فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی آخرت کو نُقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچایا، پس تم فَنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔ (مسند احمد، مسند الکوفیین، ۷/۱۶۵، حدیث: ۱۹۷۱۷)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامت، مشہور مُفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت دونوں کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں

ہو سکتی، دنیا آخرت کی ضِد ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایمان کا کم تر درجہ یہ ہے کہ انسان جان لے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دُنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرے، دنیا میں مشغول نہ ہو جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۱۸ ملتقطا)

دل مرا دُنیا پہ شَیدا ہو گیا　　اے مِرے اللہ یہ کیا ہو گیا
کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے　　اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

(ذوق نعت، ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کی محبت سے پیچھا چھڑانے، فکرِ آخرت کا ذہن بنانے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے اچھے ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول دیگر کئی گناہوں سمیت دنیا کی محبت دل سے نکالنے اور نیکیوں پر ثابت قدم رہنے کا ذہن دیتا ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی عادت بنائیے، راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی عادت بنائیے اور غور و فکر کرنے کے طریقوں پر عمل کرکے اپنی دنیا و آخرت کو سنواریئے۔

مجلس "اِزدیادِ حُبّ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیک بنانے، بچھڑے ہوؤں کو آپس میں مِلانے، رُوٹھوں کو منانے

اور انہیں مُتَّحِد رکھنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ جس کی ایک واضح جھلک عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **"مجلس اِزْدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔ **"مَدَنی انعام نمبر 55"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے، اُنہیں مَدَنی ماحول میں فَعال کرکے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

اُن کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۴۷۲)

قناعت کے چند مدنی پھول اور قناعت اپنانے کے طریقے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قناعت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ خَتْم ہونے والا خزانہ ہے۔(الزھد للبیھقی،الجزء الاول من کتاب...الخ،ص۸۸،حدیث:۱۰۴) (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقَدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۴۰۶، حدیث:۲۴۲۶) ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔(جنتی زیور، ص۱۳۶بتغیر قلیل) ☆ روزمرّہ اِسْتِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔(التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعۃ، ص۱۲۶) ☆ لالچ بہت ہی بُری خَصْلَت اور نِہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتَبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔(جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصا) ☆ جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔(رسالہ قشیریۃ، ص۱۹۸) ☆ بَلْعَم بِن بَاعُوْرَاء جو بہت بڑا عالم اور مُسْتَجَابُ الدَّعوَات تھا (یعنی وہ جو دُعا کرتا تھا، اُس کی دُعا قبول ہوتی تھی)، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ ماخوذا) ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔(ابنِ عساکر، رقم ۷۷۴۰، موسیٰ بن عمران، ۶۱/۱۳۹ ملخصا) ❀ قناعت اپنانے کیلئے احادیث اور بُزرگانِ دِین کے اقوال کا مطالعہ کیا جائے۔

اللہ پاک پر مضبوط یقین رکھئے اور اس بات کو دل میں جمالیجئے کہ میرا تمام حال اللہ پاک جانتا ہے۔ آخرت کے حساب سے خود کو ڈرایئے اور اپنی تنگ حالت کو آخرت کے لئے بہتر بنانے کی غرض سے صَبْر کیجئے ایسے لوگوں کے ساتھ رہیئے جو قناعت پسند اور ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے والے ہوں مال و دولت کی حِرْص ختم کیجئے، اِس کے لئے دنیا کے فَنا ہونے اور آخرت میں ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کے ملنے کو ذِہْن میں رکھئے اللہ پاک سے دُعا بھی کیجئے کہ وہ ہر حال میں خوش رہنے اور صَبْر و شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا "**صفائی کی اہمیت**" اس بیان میں ہم سنیں گے قرآن و احادیث میں صفائی کی کیا اہمیت بیان ہوئی ہے، صفائی کے حوالے سے اسلام ہمیں کیا تعلیم ارشاد فرماتا ہے نیز گندگی کے کیا نقصانات ہیں اور دل کی صفائی کی کس قدر ضرورت ہے اس کے ساتھ ہی بزرگانِ دین کے واقعات اور کئی اہم نکات بھی پیش کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی

نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵